مولانا محمد مغیرہ

مرزا قادیانی کا دعویٰ مہدویت

مرزا غلام احمد قادیانی کے دعاوی میں سے ایک دعویٰ مہدی ہونے کا ہے ان کا خیال بلکہ اصرار ہے کہ وہ مہدی ہیں جبکہ ایک عرصہ تک وہ یہ لکھتے رہے کہ محققین کے نزدیک مہدی کا آنا کوئی یقینی امر نہیں۔ ایک جگہ لکھا کہ تمام حدیثیں جو مہدی کے آنے کے بارے میں ہیں ہرگز قابلِ وثوق اور قابلِ اعتبار نہیں ہیں۔

اتفاقاً یہ کہ 1894ء میں رمضان المبارک میں سورج گرھن اور چاند گرھن ہوا (جس کی تاریخیں مرزا جی نے خود یوں لکھی ہیں۔ چاند گرھن تیرہ رمضان کو ہوا' سورج گرھن اٹھائیس رمضان کو ہوا) مرزا جی نے رمضان المبارک کے مہینہ میں سورج گرھن اور چاند گرھن کے اجتماع کو غنیمت جانا اور اسی پر اپنی مہدویت کی عمارت کو کھڑی کرنے کی ٹھانی کہ رمضان المبارک میں سورج اور چاند گرہن کا ہونا میرے مہدی ہونے کی دلیل ہیں۔ اور اس پر ایک روایت دارقطنی سے اپنے تمام تر مغالطوں سے لبریز کر کے پیش کر دی۔ ترجمہ اپنی مرضی کا' مفہوم اپنی مرضی کا' اس روایت سے ایسے مغالطے ظاہر کئے کہ الامان والحفیظ۔

کہتے ہیں سکول کے بچوں نے پروگرام طے کیا کہ آج جب ماسٹر صاحب کلاس میں پہنچیں تو ہر ایک لڑکا مصافحہ کرے اور ان سے کہے کہ آپ کو تو سخت بخار ہے۔ سو ایسے ہی ہوا۔ جب ماسٹر صاحب کلاس میں وارد ہوئے' ایک لڑکا آتا مصافحہ کرتا ساتھ یہ کہتا کہ ماسٹر جی آپ کو تو سخت بخار ہے' جسم سخت گرم ہے چہرہ بخار کی شدت کی وجہ سے سرخ ہو رہا ہے۔ دو چار لڑکوں کو ماسٹر جی نے کہا کہ بھائی مجھے بخار نہیں ہے' مگر جب پوری کلاس نے باری باری یہی کہا تو ماسٹر جی کو ماننا پڑا' اور خیال ہوا کہ شاید بخار ہو' مگر اسی خیال میں ہی ماسٹر جی کو بخار ہو گیا اور وہ کلاس میں چھٹی کر کے گھر چلے گئے۔

مرزا جی کا اپنی مہدویت پر دارقطنی کی روایت پیش کرنا کچھ ایسا ہی ہے' روایت کے الفاظ عربی میں لفظ بلفظ پڑھیں اور خود ترجمہ کریں اور روایت کے الفاظ' اور اس کے ترجمہ پر نظر ڈال کر توجہ کریں کہ کیا یہ روایت مرزا جی کے دعویٰ مہدویت پر دلیل بنتی ہے۔ روایت کے الفاظ یہ ہیں۔

ان لمهدينا آيتين لم تكون منذخلق السمٰوٰت والارض تنكسف القمر لاوّل ليلة من رمضان وتنكسف الشمس فى النصف منه ولم تكونا منذخلق السمٰوٰت االارض . (دارقطنی کتاب العیدین باب صفۃ الخسوف والکسوف)

پہلی بات تو یہ ہے کہ اس روایت میں' روایت کرنے والے عمرو بن شمر اور جابر جعفی جھوٹے راوی ہیں۔ عمرو بن شمر کو دارقطنی اور نسائی نے متروک الحدیث کہا ہے ابن حبان نے اس کو غالی اور رافضی کہا ہے امام بخاری نے اس کو منکر الحدیث کہا ہے' جبکہ جابر جعفی کے بارے امام ابوحنیفہ نے کہا کہ اس جیسا جھوٹا کوئی نہیں دیکھا گیا جبکہ امام نسائی نے اس کو متروک الحدیث قرار دیا ہے۔

اس لئے اس روایت کو صحیح کہنا ہی سرے سے درست نہیں چہ جائیکہ اس کو دلیل کے طور پر پیش کیا جائے یا مانا جائے۔ مگر ہم فنی بحث سے قطع نظر مرزا جی کی بات مان لیتے ہیں کہ ان کے بقول یہ روایت اپنی سچائی خود بیان کر رہی ہے۔ مگر یہ بھی یاد رہے کہ

مرزا قادیانی کو یہی روایت جھوٹا بھی قرار دے رہی ہے۔ کیونکہ اس روایت کا مدعیٰ یہ ہے کہ مہدی کے دو نشان ہیں‘ چاند کو رمضان کی پہلی رات میں جبکہ سورج کو نصف رمضان یعنی پندرہ رمضان کو گرہن لگے مگر مرزا قادیانی کے زمانہ میں تو چاند کو رمضان کی تیرہویں اور سورج اٹھائیسویں رمضان کو گرہن ہوا۔ تو یہ روایت کیونکر مرزا قادیانی کے مہدی ہونے پر دلیل ہوسکتی ہے۔ پھر مغالطہ دہی کی انتہا ہے کہ خود ہی روایت پیش کی جس میں رمضان کی پہلی رات کو چاند گرہن جبکہ نصف رمضان یعنی پندرہ رمضان کو سورج گرھن لگنے کو مہدی کی علامت بیان کیا گیا ہے۔ مگر خود ہی کہنے لگے کہ چاند کی پہلی تین راتوں کو قمر نہیں کہتے بلکہ ہلال کہتے ہیں۔ اس بات کا مقصد صرف یہ ہے کہ مغالطہ دے کر اس کی نظر **تنکسف القمر لاول لیلة من رمضان** سے ہٹائی جائے کہ چاند کی پہلی رات کو قمر کی پہلی رات نہیں کہا جاسکتا‘ لیکن اس حیلہ سے بھی یہ روایت ان کی دلیل اس لئے نہیں بن سکتی کہ اگر چاند کی پہلی تین راتوں کو قمر کی راتیں نہیں کہا جاسکتا تو پھر یقیناً چوتھی رات کو تو قمر کی پہلی رات کہا جائے گا مگر اس طرح بھی تیرہویں تاریخ نہیں ہوسکتی کہ **تنکسف القمر لاول لیلة** میں **لاول لیلة** کا ترجمہ تیرہویں رات نہیں کہا جاسکتا پھر اس روایت کو اپنی دلیل بنانے کے لئے ایک اور مغالطہ دیا کہ **تنکسف القمر لاول لیلة** سے مراد چاند گرہن کی مقررہ تاریخوں میں اول رات مراد ہے جبکہ **تنکسف الشمس فی النصف منه** سے مراد سورج گرہن کے مقررہ دنوں میں درمیان کا دن مراد ہے لیکن اس مغالطہ کو روایت کے الفاظ **لم تکونا منذ خلق السمٰوٰت والارض** خود رد کر رہے ہیں کہ یہ نشان صرف مہدی کے نشان بن کر ظہور پذیر ہوں گی جبکہ چاند گرہن کی تیرہویں چودھویں‘ پندرہویں تاریخیں چاند گرہن کے لئے مقرر ہیں اور ستائیس اٹھائیس انتیس تاریخ سورج گرہن کے لیے مقرر ہیں کہ چاند گرہن اور سورج گرہن ہمیشہ انہی تاریخوں میں ہوتا رہا ہے۔ اس مغالطہ کے سامنے روایت کے الفاظ خود سد سکندری بن کے کھڑے ہیں۔ اس لئے روایت کسی طرح بھی مرزا قادیانی کے دعویٰ مہدویت پر عقلاً و نقلاً دلیل نہیں بن سکتی۔ کیا ہے کوئی صاحبِ عقل قادیانی جو میدان میں آکر مرزا کی پیروی میں دارقطنی کی اس روایت کو مرزا قادیانی کے دعویٰ کے مطابق پیش کر سکے۔ مگر کہاں کہ آنکھوں میں دھول کب تک ڈالی جاتی رہے گی۔

امتِ محمدیہ لاوارث نہیں ہے اس امت کا ہر معاملہ عقیدہ سے تعلق رکھتا ہے‘ یا عمل سے اللہ اور اس کے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم کے احکامات کا پابند ہے۔ اللہ کے رسول حضرت محمد کریم علیہ الصّلوٰۃ والتسلیم نے اللہ سے علم پا کر پیش گوئی فرمائی کہ میری امت میں مہدی آئے گا اور پھر اس کی علامات بیان فرمائیں (چیدہ چیدہ یہ ہیں) آپ ﷺ نے فرمایا آنے والے مہدی کا نام میرے نام جیسا یعنی ”محمد“ ہوگا‘ آنے والے مہدی کے باپ کا نام میرے باپ جیسا یعنی ”عبداللہ“ ہوگا‘ آنے والے مہدی کی والدہ کا نام میری ماں جیسا یعنی ”آمنہ“ ہوگا‘ خاندانی اعتبار سے ہاشمی ہوگا‘ حضور ﷺ کی آل ”بنی فاطمہ“ سے ہوگا‘ پیدائش مدینہ میں جبکہ طواف کرتے ہوئے رکن یمانی میں پہنچایا جائے گا‘ پھر اس کی بیعت کی جائے گی انہیں کے زمانہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السّلام آسمان سے نازل ہوں گے۔ کیا یہ علامات مرزا قادیانی میں موجود ہیں؟ ان کا نام مرزا غلام احمد قادیانی والد کا نام غلام مرتضیٰ جبکہ والدہ کا نام چراغ بی بی عرف گھسیٹی تھا‘ قادیان میں پیدا ہوا‘ لاہور میں ہیضہ کی مرض سے بیت الخلا میں مرا‘ قادیان میں دفن کیا گیا، ساری زندگی بیت اللہ حاضری کا اتفاق ہی نہیں ہوا مغل خاندان سے تعلق تھا‘ کہاں آنے والے مہدی کی علامات، کہاں مرزا قادیانی۔

خیرالنساء بہتر
(والدہ ماجدہ مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ)

بچیوں سے باتیں

اپنے چچا ماموں، خالہ اور پھوپھی کی عزت کرو، اگر پاس ہوں تو ہر وقت خبر لیتی رہو، اگر دُور ہوں تو جا کر بہت اخلاق سے ملو، اگر تم سے عمر سے چھوٹے ہوں اور رشتے میں بڑے، جب بھی اُن کا ادب کرو، جو کچھ کہیں خوشی سے منظور کرو، اگرچہ ناگوار ہو، ایسے رشتوں کی بہنوں کو حقیقی بہن سمجھو، ان سے محبت کرو، ان کو کبھی کبھی اپنے گھر میں بُلا کر ان کی خاطر کرتی رہو۔ جو چیز تمہارے گھر میں ہو، ان کو بھیجتی رہو۔ دعوت وغیرہ میں ان کو سب سے پہلے بُلاؤ، انہیں اپنی رائے میں شریک رکھو خالہ، پھوپھی وغیرہ کو کوئی بے ادبی کی بات نہ کہو، اس کا لحاظ رہے کہ انہیں سُنانا گویا ماں باپ کو سُنانا ہے۔ اگر انہیں قرض دو تو بھُولے سے بھی تقاضہ نہ کرو، نہ دل لگا رکھو کہ تکلیف ہو۔ اگر غریب ہوں تو چھپ چھپ کے مدد کرتی رہو، کبھی نہ یاد کرو کہ ہم نے یہ کیا ہے، وہ کیا ہے۔ اگر وہ کچھ کرنا چاہیں اور اتنی وسعت نہیں رکھتیں اور کرنا ضروری ہے تو اگر تم اتنا مقدور رکھتی ہو تو تم کر گزرو، لیکن کسی پر ظاہر نہ کرو کہ وہ شرمندہ ہوں، بشرطیکہ تمھارے شوہر اور سُسرال والوں کے خلاف نہ ہو، اُن کی عزت اپنے ماں باپ کی عزت سمجھو۔ لڑکیوں میں آج کل یہ پابندی اور اخلاق، مَیں نہیں دیکھتی۔ اگر کچھ روز یہی حالت اور رہی، تو اولاد یہ بھی نہ سمجھے گی کہ ہمارے رشتہ داروں میں کوئی اور بھی ہے یا نہیں، اگر تمہیں کرتے دیکھیں گی، تو ان کی بھی ہمّت ہوگی۔

شوہر کے حقوق (خدمت)

جس کے ساتھ تمہاری شادی ہو اگر وہ مفلس ہو تو تونگر سمجھو، اس کی عزت کرو، جو کہیں اس کے خلاف نہ کرو، بغیر اجازت کسی کام میں ہاتھ نہ لگاؤ، اُن کی خوشی اپنی خوشی پر مقدم رکھو، ہر وقت اُن کے آرام کی فکر رکھو، جو کچھ تمہیں دیں، خوش ہو کے لے لو، اور جس کام کو کہیں ایسی خوبی کے ساتھ کرو کہ وہ خوش ہو جائیں۔ انہیں اس قدر آرام دو کہ وہ بے فکر ہو جائیں اور انہیں اپنی قلیل آمدنی سے تکلیف نہ ہو، زندہ دل ہو کر رہیں، اپنے ہم نشینوں میں عزت پائیں، ان کی ضرورت اپنی ضرورت سے پہلے پوری کرو، انہیں جہاں تک ممکن ہو اچھا کھلاؤ، کپڑے ان کی مفلسی کے دور میں خود سی کر پہناؤ، ان کے سب کام اپنے ہاتھ سے کرتی رہو کسی پر نہ ڈالو، چائے، ناشتہ وقت سے پہلے تیار رکھو، کوئی بات فکر کی اُن سے نہ کہو، فرمائش نہ کرو، اگر وہ نہ کر سکیں گے تو ملال ہوگا۔ تمہاری قسمت میں ہے تو ضرور ملے گا، فرمائش بے کار ہے، جو ضرورت ہو حتی المقدور تمہیں پوری کیا کرو، مردوں کو تکلیف نہ دو، بعضے متحمل مزاج نہیں ہوتے، انہیں سخت تکلیف ہوگی۔

☆☆☆